ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

19 JANUARY, 2017

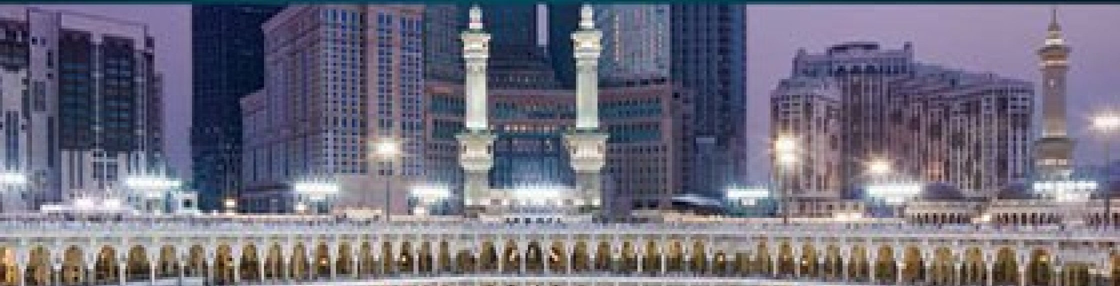

اولیاء اللہ کی شان

(URDU)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه   وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه   وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف   (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعتکاف کی نِیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

سُلطانِ دو جہان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جو مجھ پر جُمُعہ کے دن اور رات میں سو(100) مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی سو(100) حاجتیں پوری فرمائے گا، ستّر(70) آخرت کی اور تیس(30) دُنیا کی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ ایک فرشتہ مُقرّر فرمادے گا، جو اس دُرُودِ پاک کو میری قبر میں یُوں پہنچائے گا، جیسے تمہیں تحائف پیش کئے جاتے ہیں، بِلاشُبہ میرا علم میرے وِصال کے بعد ویسا ہی ہوگا جیسا میری حیات میں ہے۔ (1)

ہے کرم ہی کرم کہ سُنتے ہیں آپ خُوش ہو کے بار بار دُرود

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔ (2)

---

1 ...جمع الجوامع، ۷/۱۹۹، حدیث: ۲۲۳۵۵

2 ...معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

www.dawateislami.net

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔
(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شانِ اولیاء

مُفسّرِ قرآن، حضرت سَیِّدُنا اِسماعیل حقّی اپنی مشہور تفسیر "**رُوح البیان**" میں ایک ایمان افروز واقعہ لکھتے ہیں، اِسے نہایت توجہ سے سُنیے اور ایمان تازہ کیجئے، چنانچہ لکھتے ہیں کہ: حضرت سیّدُنا امام ابُو الحسن شاذلی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں ایک بار مسجدِ اقصیٰ میں سو گیا، کیا دیکھتا ہوں کہ مسجدِ اقصیٰ کے باہر ایک تخت بچھایا گیا اور فوج در فوج مخلوق کا اِزْدِحام (یعنی مجمع) ہونا شروع ہوا، میں نے دریافت کیا کہ یہ کیسا اجتماع ہے؟ معلوم ہوا کہ تمام رُسُل و انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سیدِ عالم نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمتِ اَقدس میں حاضر ہوئے ہیں، میں نے جو تخت دیکھا تو اس پر ہمارے نبی، محمد مدنی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تنہا جلوہ افروز ہیں اور دیگر تمام انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام جیسے حضرت ابراہیم، حضرت عیسیٰ، حضرت نوح اور حضرت موسیٰ (اور ان کے علاوہ دوسرے انبیائے کرام)

عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سب زمین پر تشریف فرما ہیں۔ میں وہاں ٹھہر گیا اور ان مُقدّس حضرات کی گفتگو سننے لگا۔ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے عرض کِیا کہ حضور! آپ نے فرمایا کہ میری اُمّت کے علماء، انبیائے بنی اسرائیل کی مانند ہیں (یعنی دِین کی تبلیغ و اشاعت کرنے کے اعتبار سے، لہٰذا دِین کی جتنی خدمت علماء اسلام نے کی، اتنی خدمت کسی اور دِین کے عالموں نے اپنے دِین کی نہ کی۔) تو آپ اُن میں سے کوئی ایک عالِم دکھائیں تو حضورِ اکرم، نبیِ مکرّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے امام محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی طرف اشارہ فرمایا: حضرتِ مُوسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ان سے ایک سوال کِیا، امام غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس کے دس (10) جواب دیئے۔ حضرتِ موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا کہ جواب سوال کے موافق ہونا چاہیئے، ایک سوال کا ایک جواب دینا تھا، آپ نے دس (10) جواب کیوں دیئے؟ حضرت سَیِّدُنا امام غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے عرض کیا: یا نبیَّ اللہ! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ سے بھی ایک ہی سوال کیا تھا جیسا کہ قرآنِ مجید میں ہے کہ ﴿وَمَا تِلْكَ بِيَمِيْنِكَ يٰمُوْسٰى ﴿۱۷﴾﴾ (پارہ:۱۶، طٰہٰ:۱۷)

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور یہ تیرے داہنے ہاتھ میں کیا ہے اے موسیٰ۔ آپ نے اس کے کئی جواب دیئے کہ یہ میرا عصا (یعنی لاٹھی) ہے، میں اس پر ٹیک لگاتا ہوں اور اس سے اپنی بکریوں کیلئے پتّے جھاڑتا ہوں اور اسکے علاوہ میرے اور بھی کام اس سے سرانجام ہوتے ہیں، حالانکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اس سوال کا ایک جواب تھا کہ یہ میری لکڑی ہے، مگر بات یہ ہے کہ جب آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ہمکلام ہونے کا شرف حاصل ہوا تو محبت و شوق کے غلبے کی وجہ سے آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے کلام کو طویل کر دیا تاکہ زیادہ سے زیادہ ہمکلامی کا شرف حاصل ہو سکے اور اِس وقت خُوش قسمتی سے مجھے آپ عَلَیْہِ السَّلَام سے گفتگو کا شرف حاصل ہوا تو میں نے بھی شوق و محبت ہی کی وجہ سے اپنی گفتگو کو طویل کر دیا۔

حضرت امام ابُوالحسن شاذلی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ یہ منظر دیکھ کر کہ حضورِ انور، شاہِ بحر و بَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تنہا تخت پر جلوہ افروز ہیں اور تمام انبیاء اور رسول عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بالخصوص

www.dawateislami.net

حضرتِ ابراہیم خَلِیْلُ اللّٰہ، جنابِ عیسیٰ رُوْحُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام جیسے جلیلُ القدر انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے زمین پر جلوہ افروز ہیں، کتنی بڑی عظمت اور جلالتِ محمدی کا مُظاہرہ ہے، میں اسی سوچ وبچار میں تھا اور اپنے دل میں بحالتِ خواب حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قدرو منزلت پر تعجب کر رہا تھا کہ اچانک کسی نے مجھے پاؤں سے ٹھوکر ماری جس سے میں بیدار ہو گیا، میں نے اسے دیکھا تو وہ مسجدِ اقصیٰ کا منتظم تھا اور اس وقت مسجدِ اقصیٰ کی قندیلیں روشن کر رہا تھا۔ اس نے مجھ سے کہا: (شہِ انبیاء، سرورِ ہر دوسَرا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مرتبے پر) کیا تعجب کرتا ہے؟ یہ سب حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہی کے نُور سے تو پیدا ہوئے ہیں۔

یہ سُن کر مجھ پر بے ہوشی طاری ہو گئی۔ نماز کے لیے جماعت کھڑی ہوئی تو اس وقت مجھے افاقہ ہوا میں نے مسجدِ اقصیٰ کے اس منتظم کو تلاش کیا مگر آج تک اسے نہ پایا۔[1]

خلق سے اولیاء اولیاء سے رُسُل اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی
مُلکِ کونین میں انبیاء تاجدار تاجداروں کا آقا ہمارا نبی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس واقعے سے جہاں ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان و شوکت کا پتا چلا، وہیں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمّت کے اولیائے کرام اور علمائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کی شان و شوکت اور مقام و مرتبے کا بھی پتا چلتا ہے کہ جب حضرت سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بارگاہِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں عرض کی کہ کوئی ایسا عالِم دِکھائیں، جو انبیائے بنی اسرائیل کی مثل ہو تو نبیِ داور، شفیعِ محشر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سَیِّدُنا امام غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی طرف اشارہ فرمایا، اس سے مَعَاذَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہرگز ہرگز کوئی یہ نہ

1…روح البیان، ج۵، ص ۳۷۴ بتغیر قلیل، کوثرُ الخیرات، ص ۳۹

www.dawateislami.net

سمجھے کہ کوئی ولی مقام و مرتبے میں کسی نبی سے زیادہ یا اس کے برابر ہو سکتا ہے، اعلیٰ حضرت اِمام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: کوئی غیرِ نبی کسی نبی کے برابر نہیں ہو سکتا۔[1] یہ بھی یاد رکھئے! کہ ہر ولی، عالِم ضرور ہوتا ہے کیونکہ ولی کے لئے عالِم ہونا شرط ہے جیسا کہ صدرُ الشَّریعہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ **بہارِ شریعت** میں فرماتے ہیں: ولایت ایک قُربِ خاص ہے کہ مولیٰ عَزَّوَجَلَّ اپنے برگزیدہ بندوں کو محض اپنے فضل و کرم سے عطا فرماتا ہے، ولایت بے علم کو نہیں ملتی، (صرف عالِم ہی کو ملتی ہے) خواہ علم بطورِ ظاہر حاصل کیا ہو، یا اس مرتبہ پر پہنچنے سے پہلے ہی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس پر عُلوم مُنکشف (یعنی ظاہر) کر دیے ہوں۔[2] اعلیٰ حضرت، امام اہلسنّت، مجدّدِ دِین وملّت، پروانۂ شمعِ رسالت، مولانا شاہ احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ شریعت و طریقت ہرگز ہرگز الگ الگ راہیں نہیں ہیں اور نہ ہی کبھی ایسا ہو سکتا ہے کہ کوئی شخص ولی ہو اور عالِم نہ ہو۔[3]

کرم ہو واسطہ کُل اولیاء کا

مِرا اِیماں پہ مولیٰ خاتمہ ہو

(وسائلِ بخشش، مُرمّم، ص316)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کو بڑی شانوں سے نوازا ہے، اور اپنے لطف و کرم سے اپنے اِن بندوں کو پسند فرما کر خاص بنایا ہے، یہی وہ عظیم لوگ ہیں جن سے زمانے کی زیب و زِینت قائم ہے، یہی وہ عظیم لوگ ہیں کہ جن کی عبادت کی مہک نے تمام عالَم کو خوشبودار بنا رکھا ہے، یہی وہ عظیم لوگ ہیں کہ جن کے دل ہر وقت اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ

1... فتاویٰ رضویہ ۲۹/ ۲۲۸

2... بہار شریعت، حصہ اول، ۱/ ۲۶۴ ملتقطاً

3... فتاویٰ رضویہ، ۲۱/ ۵۳۰، مفہوماً

www.dawateislami.net

میں جھکے رہتے ہیں۔ آج ہم اولیائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام کے مقام و مرتبے، ان کی شان و عظمت اور ان کی کچھ صفات کے بارے میں سُنتے ہیں تاکہ ہمارے دلوں میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اِن دوستوں اور مُقرَّب بندوں کی محبت میں مزید اضافہ ہو اور ہم بھی ان کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے نیکیاں کرنے اور گُناہوں سے بچنے والے بن جائیں۔ چنانچہ قرآنِ کریم کے پارہ 9 سورۂ اَنفال کی آیت نمبر 34 میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے ولیوں کے نیک اور پرہیز گار ہونے کو تاکید کے ساتھ بیان کرتے ہوئے اشاد فرمایا:

اِنْ اَوْلِیَآؤُهٗۤ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ (پ: ۹، انفال: ۳۴) ترجَمۂ کنزالایمان: اس کے اولیاء تو پرہیز گار ہی ہیں۔

مُفَسِّرِ شَہیر، حکیم الامّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَيْه اس آیتِ مُبارکہ کے تحت فرماتے ہیں کہ کوئی کافر یا فاسِق، اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ولی نہیں ہو سکتا، ولایتِ الٰہی ایمان اور تقوے سے ملتی ہے۔(1)

اسی طرح پارہ 11 سورۂ یُونُس کی آیت نمبر 62 میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے ولیوں کی شان کو بیان کرتے ہوئے اشاد فرمایا:

اَلَاۤ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ﴿۶۲﴾ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ كَانُوْا یَتَّقُوْنَ ﴿۶۳﴾ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَ فِی الْاٰخِرَةِ ؕ لَا تَبْدِیْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ﴿۶۴﴾ (پ: ۱۱، یونس: ۶۲-۶۴)

ترجَمۂ کنز الایمان: سُن لو بیشک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم وہ جو ایمان لائے اور پرہیز گاری کرتے ہیں اُنہیں خوشخبری ہے دُنیا کی زندگی میں اور آخرت میں اللہ کی باتیں بدل نہیں سکتیں یہی بڑی کامیابی ہے۔

حضرتِ سَیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ نے اس آیتِ مبارکہ کے تحت فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اولیاء رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام سے مراد وہ نیک لوگ ہیں، جنہیں دیکھ کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی یاد آئے۔(2) جیسا کہ نبیِ

1... تفسیرِ نعیمی، ۹/۵۴۳ بتغیر قلیل

2... خازن پ ۱۱، سورۃ یونس، تحت الآیۃ ۶۲، ۲/۳۲۲

www.dawateislami.net

کریم، رءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اَوْلِیَاءُ اللّٰہِ الَّذِیْنَ اِذَا رُؤُوْا ذُکِرَ اللّٰہُ یعنی اولیاءُ اللہ وہ ہیں جنہیں دیکھ کر اللہ عَزَّوَجَلَّ یاد آئے۔ (1)

صدرُ الْاَفاضِل حضرت علّامہ مولانا مفتی سَیِّد محمد نعیمُ الدِّین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اس آیتِ مُبارکہ کے تحت ولیوں کی صِفّات بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ وَلِیُّ اللہ وہ ہے جو فرائض کی ادائیگی سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا قُرب حاصل کرے اور اللہ تعالٰی کی اطاعت میں مشغول رہے اور اس کا دل اللہ تعالٰی کے نورِ جلال کی معرفت میں مُسْتَغْرَق (یعنی ڈُوبا ہوا) ہو، جب دیکھے قدرتِ الٰہی کے دلائل کو دیکھے اور جب سُنے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی آیتیں ہی سُنے اور جب بولے تو اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی ثناہی کے ساتھ بولے اور جب حرکت کرے، اطاعتِ الٰہی میں حرکت کرے اور جب کوشش کرے تو اسی کام میں کوشش کرے جو قُربِ الٰہی کا ذریعہ ہو، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذِکر سے نہ تھکے اور چشمِ دل (دل کی آنکھ) سے خدا (عَزَّوَجَلَّ) کے سوا غیر کو نہ دیکھے۔ یہ صفت اَولیاء کی ہے، بندہ جب اس حال پر پہنچتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کا ولی و ناصر اور معین و مددگار ہوتا ہے۔ (2)

عاشقِ اولیاء و عاشقِ غوث و رضا، بانیٔ دعوتِ اسلامی، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ "وسائلِ بخشش" میں لکھتے ہیں۔

مجھ کو اللہ سے محبت ہے یہ اُسی کی عطا و رحمت ہے
جس کو سرکار سے محبت ہے اُس کی بخشش کی یہ ضمانت ہے
آل و اصحاب سے محبت ہے اور سب اولیاء سے اُلفت ہے

(وسائلِ بخشش، مُرمّم، ص684)

---

1 . . . کنز العمال، قسم الاقوال کتاب الاذکار، باب فی الذکر و فضیلتہ، الجزء الاول، ۱/۲۱۴، حدیث: ۱۷۷۹

2 . . . خزائن العرفان، پ:۱۱، سورۃ یونس، تحت الآیۃ ۶۲

www.dawateislami.net

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیاتِ مُبارکہ اور تفاسیر کی روشنی میں جہاں ولیوں کی اُونچی شان اور اُن کی صفات معلوم ہوئیں، وہیں اُن کی یہ خُصُوصی صفت بھی پتا چلی کہ اولیاءُ اللہ اِیمان والے اور مُتّقی و پرہیزگار ہوتے ہیں، یہ اللہ والے کبھی بھی شریعت سے نہیں ٹکراتے اور نہ ہی شریعت کی مخالفت کرتے ہیں، یہ نفوسِ قُدسیہ تو ہر وقت اللہ تعالٰی کی اِطاعت و فرمانبرداری اور عِبادت میں مصروف رہتے ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُن سے راضی ہوتا ہے، انہیں اپنی معرفت اور پہچان عطا فرماتا ہے اور انہیں اپنے رازوں سے آشنا فرما دیتا ہے۔ یہ وہ بابرکت ہستیاں ہیں، جنہیں دُنیا اولیاءُ اللہ کے نام سے یاد کرتی ہے اور جب ان میں سے کسی ولی کا نام زبان پر آتا ہے، تو منہ سے بے ساختہ "رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ" کے الفاظ میں اُن کیلئے دُعائے رحمت نکل جاتی ہے اور کیوں نہ ہو کہ حضرت سَیِّدُنا ثوبان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ نبی کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ بندہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا تلاش کرتا رہتا ہے، اسی جستجو میں رہتا ہے حتی کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام سے فرماتا ہے کہ فُلاں میرا بندہ مجھے راضی کرنا چاہتا ہے، مطلع رہو کہ اس پر میری رحمت ہے، تب حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام کہتے ہیں، فُلاں پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت ہے، یہی بات عرش اُٹھانے والے فرشتے کہتے ہیں، یہی ان کے اردگرد کے فرشتے کہتے ہیں، حتّٰی کہ ساتویں آسمان والے بھی یہ کہنے لگتے ہیں، پھر یہ رحمت اس کے لیے زمین پر نازل ہوتی ہے۔(1)

مُفَسِّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حدیثِ پاک کے اس حصے **"مطلع رہو کہ اس پر میری رحمت ہے"** کے تحت فرماتے ہیں: یعنی اس پر میری کامل رحمت ہے، س طرح کہ میں اس سے راضی ہوگیا۔ خیال رہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا تمام نعمتوں سے اعلیٰ نعمت ہے، جب رَبّ

---

1 ... مشکوۃ المصابیح، کتاب الدعوات، باب سعۃ رحمۃ اللہ، ۲/ ۴۴۴، حدیث: ۲۳۷۹

www.dawateislami.net

تعالیٰ بندے سے راضی ہوگیا تو کونین (یعنی دوجہاں) بندے کے ہوگئے، رَبّ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ﴾[1] (یعنی اللہ اُن سے راضی اور وہ اللہ سے راضی) پھر بندے پر وہ وقت آتا ہے کہ رَبّ تعالیٰ بندے کو راضی کرتا ہے (جیسا کہ) حضرت سَیِّدُنا صدیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے مُتعَلِّق فرماتا ہے: ﴿وَ لَسَوْفَ یَرْضٰى﴾[2] اللہ تعالیٰ صدّیق کو اتنا دے گا کہ وہ راضی ہوجائیں گے، غرضکہ آسمانوں میں اس (رضائے الٰہی طلب کرنے والے بندۂ مومن) کے نام کی دُھوم مچ جاتی، شور مچ جاتا ہے کہ "رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْه" (مزید فرماتے ہیں کہ) یہ دعائیہ کلمہ ہے، یعنی اللہ تعالیٰ اس پر رحمت کرے، یہ دُعا یا تو فرشتوں کی محبت کی وجہ سے ہوتی ہے یا خود وہ فرشتے اپنا قُربِ الٰہی بڑھانے کیلیے یہ دُعائیں دیتے ہیں، (پھر یہ رحمت اُس بندۂ مومن کیلئے زمین پر نازل ہوتی ہے) اس طرح کہ قدرتی طور پر انسانوں کے منہ سے اس کے لیے "رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه اور رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ" جیسے دُعائیہ کلمات نکلنے لگتے ہیں اور لوگوں کے دل خود بخود اس کی طرف کھنچنے لگتے ہیں، دلوں کی قدرتی کشش بندۂ مومن کے محبوبِ خدا بن جانے کی دلیل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضور غوثِ پاک رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه اور خواجہ اجمیری رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه جیسے (بہت سے) بزرگوں کو ہم لوگوں نے دیکھا نہیں، مگر سب کو ان سے دلی محبت ہے۔[3]

حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ جب کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو حضرت جبرئیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو بُلا کر ان سے فرماتا ہے کہ میں فُلاں سے محبت کرتا ہوں، تم بھی اس سے محبت کرو چنانچہ

حضرت جبرئیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اس سے محبت کرتے ہیں، پھر حضرت جبرئیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ

1...پ۳۰، البینة: ۸

2...پ۳۰، اللیل: ۲۱

3...مرآۃ المناجیح، ۳/۳۸۹، بتغیر قلیل

www.dawateislami.net

وَالسَّلَام آسمان میں ندا کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ فلاں سے محبت کرتا ہے تم بھی اس سے محبت کرو تو آسمان والے بھی اس سے محبت کرتے ہیں، پھر اس کے لیے زمین میں مقبولیت رکھ دی جاتی ہے۔(1)

تمہارا فضل ہے جو میں غلامِ غوث و خواجہ ہوں
نہ ہو کم اولیاء کی دِل سے اُلفت یارسولَ اللہ

(وسائلِ بخشش، مُرمّم، ص330)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حضرت سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندوں میں سے کچھ ایسے لوگ ہیں جو نہ انبیاء ہیں نہ شُھَدَاء، مگر قیامت کے دن اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اُن کا مقام و مرتبہ دیکھ کر انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور شُھَدَاء رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم رشک کریں گے۔ لوگوں نے عرض کیا کہ یَا رسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! ہمیں بتایئے کہ وہ کون لوگ ہوں گے؟ ارشاد فرمایا کہ یہ وہ لوگ ہوں گے جو ایک دوسرے سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی محبت کی وجہ سے محبت کرتے رہے ہوں گے (حالانکہ) ان کے درمیان نہ تو رشتہ داری ہو گی اور نہ ہی مال کے لین دَین کا کوئی معاملہ، خدا کی قسم! ان لوگوں کے چہرے (قیامت کے دن) نور ہوں گے اور یقیناً یہ لوگ نُور کے اوپر ہوں گے اور جب سب لوگ خوف زدہ ہوں گے، اس وقت یہ لوگ بے خوف ہوں گے اور جب لوگ غمگین ہوں گے تو ان لوگوں کو کوئی غم نہیں ہو گا۔(2)

اسی طرح ایک اور روایت میں ارشاد فرمایا: وہ مختلف شہروں اور قبیلوں سے تعلق رکھتے ہوں

1… مسلم، کتاب البرّ و الصلة و الآداب، باب اذا احبّ اللہ عبداً حبّبه الی عباده، ص۱۴۱۷، الحدیث:۱۵۷

2… مشكاة المصابيح، كتاب الآداب، باب الحب فی اللہ… الخ، ۲/۲۱۹، حديث:۵۰۱۲

www.dawateislami.net

گے، ان کے درمیان کوئی رشتہ داری نہ ہو گی، وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کیلئے آپس میں محبت اور دوستی رکھتے ہوں گے، اللہ عَزَّوَجَلَّ قیامت کے دن نُور کے منبر بچھا کر انہیں ان پر بٹھائے گا، ان کے چہرے نور بار اور کپڑے نور کے ہوں گے، قیامت کے دن لوگ گھبراہٹ میں مبتلا ہوں گے مگر وہ نہ گھبرائیں گے، وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اولیاء ہیں جن پر نہ تو کوئی خوف ہو گا، نہ ہی کچھ غم۔(1)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے سُنا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے اولیائے کرام کو کیسی شان وعظمت عطا فرمائی ہے کہ کل بروزِ قیامت جب نفسی نفسی کا عالَم ہو گا لوگ پریشان ہونگے لیکن اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اولیائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام کو کوئی غم اور پریشانی نہیں ہو گی اور اُن کا بہت خوبصورت انداز میں استقبال کیا جائے گا اور شانِ اولیاء تو دیکھئے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نور کے منبر بچھا کر اپنے ولیوں کو اُن پر بٹھائے گا اور یہ حقیقت ہے کہ جو بندہ اپنی زندگی کا ایک ایک لمحہ نیک کاموں میں گزارتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کو دنیا میں بھی عزّتوں کے تاج پہناتا ہے اور کل بروزِ قیامت بھی اس کو عزّت ووقار کی مَسند پر بٹھائے گا اور یہی وہ لوگ ہیں کہ جن کے نیک کاموں کی وجہ سے اللہ عَزَّوَجَلَّ ان سے محبت فرماتا ہے اور انہیں اپنا قُربِ خاص عطا فرماتا ہے۔ چنانچہ

سَیِّدُ الْمُبَلِّغِیْن، رَحْمَةٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: میرے کسی بندے نے میرے فرض کردہ اَحکام کی بجاآوری سے زیادہ مَحبوب شے سے میرا قُرب حاصل نہیں کیا اور میرا بندہ نَوافل کے ذریعے، میرا قُرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے مَحبَّت کرنے لگتا ہوں، جب میں اس سے مَحبَّت کرنے لگتا ہوں تو میں اس کے کان بن جاتا ہوں جن سے وہ سُنتا ہے، اس کی آنکھیں بن جاتا ہوں جن سے وہ دیکھتا ہے، اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں جن سے وہ پکڑتا ہے اور اس کے پاؤں بن جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے، اگر وہ مجھ سے سوال کرے تو میں اسے

---

1 ...مسند امام احمد، ۸/۴۵۰، حدیث: ۲۲۹۶۹

www.dawateislami.net

ضَرور عطا فرماتا ہوں اور اگر کسی چیز سے میری پناہ چاہے تو میں اسے ضرور پناہ عطا فرماتا ہوں۔[1]

مُفَسِّرِ شہیر، حکیمُ الْاُمَّت، مُفْتی احمد یار خان رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: اس عبارت کا یہ مطلب نہیں کہ خدا تعالیٰ وَلی میں حُلُول کر جاتا ہے جیسے، کوئلہ میں آگ یا پھول میں رنگ و بُو، کہ خدا تعالیٰ حُلُول سے پاک ہے اور یہ عقیدہ (رکھنا) کفر ہے (بلکہ اس حدیث کا مطلب یہ ہے) کہ وہ بندہ فَنا فِی اللہ ہو جاتا ہے، جس سے خدائی طاقتیں اس کے اَعضاء میں کام کرتی ہیں اور وہ ویسے کام کرلیتا ہے جو عقل سے وَراء ہیں (جیسا کہ) حضرت سلیمان (عَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) نے تین (3) مِیل کے فاصلہ سے چیونٹی کی آواز سُن لی، حضرت آصف بن برخیا (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ) نے پلک جھپکنے سے پہلے یَمن سے تختِ بلقیس لاکر شام میں حاضر کر دیا۔ حضرت عُمر (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ) نے مدینۂ منورہ سے خُطبہ پڑھتے ہوئے نَہاوند تک اپنی آواز پہنچادی۔ حُضورِ اَنْور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے قیامت تک کے واقعات بچشم مُلاحظہ فرمالیے۔ یہ سب اسی طاقت کے کرشمے ہیں۔ اس حدیث سے وہ لوگ عبرت پکڑیں جو طاقتِ اولیاء کے منکر ہیں۔[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب بندے کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خاص قُرب نصیب ہو جاتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا کردہ قوتِ بصارت (یعنی دیکھنے کی طاقت) سے وہ مِیلوں کے فاصلوں کو بھی ملاحظہ فرمارہا ہوتا ہے۔ جیسا کہ حضرتِ سیِّدُنا غوثِ اَعظم رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ فرماتے ہیں:

نَظَرْتُ اِلٰی بِلَادِ اللّٰہِ جَمْعًا

کَخَرْدَلَۃٍ عَلٰی حُکْمِ اتِّصَالٖ

یعنی میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے تمام شہروں کو اس طرح دیکھتا ہوں، جس طرح ہتھیلی پر رائی کا دانہ ہو۔

1… بخاری، کتاب الرقاق، باب التواضع، ۴/۲۴۸، حدیث: ۶۵۰۲

2… مرآۃ المناجیح ۳/۳۰۸ تا ۳۰۹ ملتقطاً

www.dawateislami.net

[1] مزید ارشاد فرماتے ہیں: مجھے اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی عزّت کی قسم! کہ تمام سعید و شقی (یعنی سعادت مند اور بدبخت) مجھ پر پیش کئے جاتے ہیں، میری آنکھ لوحِ محفوظ پر لگی ہے، یعنی لوحِ محفوظ میرے پیشِ نظر ہے۔[2]

حضرتِ سیّدُنا شیخ عبدالحق محدِّث دِہلوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے "اَخبارُ الاخیار" صَفْحَہ نمبر 15 میں حضورِ غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا یہ ارشادِ معظّم نقل کیا ہے: اگر شریعت نے میرے منہ میں لگام نہ ڈالی ہوتی تو میں تمہیں بتا دیتا کہ تم نے گھر میں کیا کھایا ہے اور کیا رکھا ہے، میں تمہارے ظاہر و باطن کو جانتا ہوں، کیونکہ تم میری نظر میں آر پار نظر آنے والے شیشے کی طرح ہو۔[3] نیز حضرتِ مولانا رُومی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مثنوی شریف میں فرماتے ہیں:

لَوحِ محفوظ اَست پیشِ اولیاء

اَزچہ محفوظ اَست محفوظ از خطا

(یعنی لوحِ محفوظ اولیاءُ اللہ رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام کے پیشِ نظر ہوتا ہے جو کہ ہر خطا سے محفوظ ہوتا ہے)[4]

ہمارا ظاہر و باطن ہے اُن کے آگے آئینہ کسی شے سے نہیں عالَم میں پردہ غوثِ اعظم کا

قبالۂ بخشش، ص ۵۴

اسی طرح حیرت انگیز اور خداداد قوتِ بصارت (یعنی دیکھنے کی طاقت) سے مُتَعلِّق امیرُ الْمومنین حضرتِ سیّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا بھی نہایت ایمان افروز واقعہ مشہور ہے کہ ایک مرتبہ فاروقِ

1... صحیفہ غوثیہ، ص۱۸۷

2... بهجة الاسرار، ذكر كلمات اخبر بها عن نفسه... الخ، ص ۵۰

3... اخبار الاخیار، ص ۱۵

4... مثنوی، دفترِ چہارم، ۲/۱۸۱

www.dawateislami.net

اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے حضرت ساریہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو سپہ سالار بنا کر نہاوَنْد کی سرزمین میں روانہ فرمادیا۔ حضرت ساریہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ معرِکے میں مصروف تھے کہ ایک دن حضرت عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے مسجد نبوی کے منبر پر خطبہ پڑھتے ہوئے اچانک بلند آواز سے ارشاد فرمایا: یَا سَارِیَۃُ الْجَبَل (یعنی اے ساریہ! پہاڑ کی طرف اپنی پیٹھ کرلو) حاضرینِ مسجد حیران رہ گئے کہ حضرت ساریہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ تو سرزمینِ نہاوند میں معرکے میں مصروف ہیں اور مدینۂ منوّرہ سے سینکڑوں مِیل کی دُوری پر ہیں۔ آج امیرُ المومنین نے انہیں کیسے پکارا؟ لیکن نہاوند سے جب حضرت ساریہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا قاصد آیا تو اس نے یہ خبر دی کہ جب کفار سے مقابلہ ہوا تو ہمیں شکست ہونے لگی، اتنے میں اچانک ایک چیخنے والے کی آواز آئی جو چِلّا چِلّا کر یہ کہہ رہا تھا کہ اے ساریہ! تم پہاڑ کی طرف اپنی پیٹھ کرلو۔

حضرت ساریہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا، یہ تو امیر المؤمنین حضرت سیدنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی آواز ہے، یہ کہا اور فوراً ہی انہوں نے اپنے سپاہیوں کو پہاڑ کی طرف پُشت کر کے صف بندی کرنے کا حکم دیا، اس کے بعد کفار سے مقابلہ ہوا تو کفار شِکَست کھا کر بھاگ کھڑے ہوئے اور مسلمانوں نے فتحِ مبین کا پرچم لہرادیا۔(1)

کرم جس بخت وَر پر ہو گیا فاروقِ اعظم کا
بھٹک سکتا نہیں ہرگز کبھی وہ سیدھے رستے سے

(وسائل بخشش مرمم، ص۵۲۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس ایمان افروز واقعے سے معلوم ہوا کہ بِلاشُبہ حضرت سَیِّدُنا امیرُ المؤمنین فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ صاحبِ کرامت ہیں، کیونکہ مدینۂ منورہ سے سینکڑوں مِیل کی دُوری پر آواز کو پہنچا دینا، یہ حضرت سیدنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی کرامت ہے، امیرُ المؤمنین فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے مدینۂ طیبہ سے سینکڑوں مِیل کی دُوری پر نہاوند کے میدان اور اس

1…حجۃ اللہ علی العلمین، ص ۶۱۲، تاریخ الخلفاء، ص ۹۹ تا ۱۰۱، ملخصاً

کے احوال وکیفیات کو دیکھ لیا اور پھر مسلمانوں کی مشکلات کا حل بھی منبر پر کھڑے کھڑے سپہ سالار کو بتادیا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس واقعے سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کے دیکھنے سُننے کی قوّت کو عام انسانوں کے کان، آنکھ اور ان کی قُوّتوں پر ہر گز ہر گز قیاس نہیں کرنا چاہئے، بلکہ یہ ایمان رکھنا چاہیے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے محبوب بندوں کے کان اور آنکھ کو عام انسانوں سے بہت ہی زیادہ طاقت عطا فرمائی ہے اور ان کی آنکھوں، کانوں اور دوسرے اعضاء کی طاقت اس قدر بے مثل اور بے مثال ہے اور ان سے ایسے ایسے حیرت انگیز کام انجام پاتے ہیں، جن کو دیکھ کر کرامت کے سوا کچھ بھی نہیں کہا جاسکتا اور کیوں نہ ہو کہ جو لوگ اپنی زندگی رِضائے الٰہی کے لئے وقف کر دیتے ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کے کاموں میں اُن کی مدد فرماتا ہے اور اُن کے لئے ایسے ایسے اسباب مہیّا فرماتا ہے جو ہمارے وہم و گمان میں بھی نہیں۔

یہ یاد رکھیے! کہ ہمارے پیارے آقا، سید الانبیاء صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے سب صحابہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ اَجْمَعِیْن، اِس اُمّت کے افضل و اعلیٰ اولیاء ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اور پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے فرامین میں اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کی شان و عظمت، مقام و مرتبہ اور تصرفات و اختیارات کو کس قدر شاندار انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ مگر یاد رکھئے! جہاں حقیقی اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام، قرآن و سُنّت اور اپنے روحانی فیوض و برکات سے اپنے مریدین وطالبین اور دِیگر اُمّتِ مسلمہ کی مذہبی و اخلاقی اور ظاہری و باطنی تربیت فرمانے میں مصروفِ عمل ہیں، وہیں بد قسمتی سے آج کل بعض نام نہاد جعلی پیر فقیر بھی ولایت کا ڈھونگ رچا کر لوگوں کو دھوکا دیتے

www.dawateislami.net

ہوئے ان کے ایمانوں پر ڈاکے ڈال رہے ہیں اور انہیں گمراہی کے گڑھے میں دھکیل رہے ہیں، ایسے لوگ کسی دُوسرے مسلمان کی اصلاح تو کیا کریں گے خود ان کی اپنی حالت یہ ہوتی ہے کہ جب ان سے شرعی احکامات کی پاسداری کی بات کی جائے تو مَعَاذَ اللہ عَزَّ وَجَلَّ طرح طرح حیلے بہانوں سے اپنے کالے کرتُوتوں پر پردہ ڈالنے کی کوشش کرتے ہوئے کہتے ہیں: **"ہم شریعت کے پابند نہیں بلکہ شریعت ہماری پابند ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ تم شریعت پر چلو، ہمارا طریقت کا راستہ اس سے الگ ہے۔ تم ظاہری احکام پر عمل کرتے ہو جبکہ ہم باطنی علوم پر عمل پیرا ہیں اور بعض یہ حیلہ سازی کرتے ہیں: میاں! ہم تو مدینے میں نماز پڑھتے ہیں، میاں! نماز تو روحانیت کا نام ہے جو دِل میں ہوتی ہے، ہمارے دل نمازی ہیں وغیرہ وغیرہ"**۔ یاد رکھئے! ایسے سیاہ باطن لوگوں کا اور ان کی بے بُنیاد باتوں کا کوئی اعتبار نہیں اور نہ ہی ایسے لوگوں کا ولایت جیسی عظیم نعمتِ الٰہی سے دُور کا بھی کوئی واسطہ ہے، ایسے لوگ ہر گز ہر گز ولی نہیں ہوسکتے، ایسوں سے اپنا ایمان و عقیدہ محفوظ رکھنا ضروری ہے، جو حقیقی ولیُّ اللہ ہوتا ہے، وہ شریعت کا پابند ہوتا ہے کیونکہ **طریقت، شریعت سے جدا نہیں**۔ چنانچہ،

اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰى عَلَيْه ارشاد فرماتے ہیں: شریعت حضورِ اقدس، سَیِّدِ عالَم صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے **اقوال** ہیں اور طریقت حضور صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے **افعال** اور حقیقت حضور صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے **احوال** اور معرفت حضور صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے **عُلُومِ بے مثال**۔(1)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ شریعت و طریقت ایک دوسرے سے جدا نہیں ہیں، یہی وجہ ہے کہ اولیائے کرام رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلَام نے ساری زندگی نہ صرف لوگوں کو شریعت کے احکام پر عمل کی ترغیب دی بلکہ خود بھی شرعی احکامات پر مضبوطی سے عمل کرتے رہے جیسا کہ

1... فتاوىٰ رضويہ، ۲۱/۴۶۰

www.dawateislami.net

حضرت سَیِّدُنا امام حافظ ابونُعَیم احمد بن عبدُ اللہ اَصْفَہانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ذات اور اس کی محبت میں مستغرق (یعنی اُس کی محبت میں ڈُوبے) رہتے اور اس کے حکم کی پابندی کرتے ہیں۔

کتاب "اللہ والوں کی باتیں" کا تعارف

اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کی مزید شان و عظمت جاننے کیلئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 5 جلدوں پر مشتمل کتاب **"اللہ والوں کی باتیں"** کا مطالعہ بے حد مفید ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کتاب میں بہت سے اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کی زندگیوں کے نمایاں واقعات، کرامات ان کے فرامین، شرعی احکامات کی پاسداری اور ان کے عُمدہ اوصاف کو بہت جامع اور خوبصورت انداز میں بیان کیا گیا ہے، لہٰذا تمام اسلامی بھائیوں سے مدنی التجا ہے کہ نہ صرف خود اس کتاب کا مُطالعہ کیجئے، بلکہ دوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اس کی ترغیب دلایئے، دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ **www.dawateislami.net** سے اس کتاب کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جا سکتا ہے۔ آیئے اسی کتاب سے اولیائے کرام کی کچھ مزید صفات سُنتے ہیں چنانچہ

اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کے اوصاف

حضرت سَیِّدُنا ذُوالنُّون مِصری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مخلوق میں بعض اس کے برگزیدہ اور نیک بندے ہیں۔ پوچھا گیا: ان کی علامت کیا ہے؟ فرمایا: جب بندہ راحت کو ترک کرکے طاعت و عبادت میں بھرپور کوشش کرے اور قدر و منزلت کے نہ ہونے کو پسند کرے۔ پھر آپ نے اُن اللہ والوں کی شان میں دو شعر پڑھے جن کا ترجمہ ہے:

(۱) قرآن نے اپنے وعدے اور وعید کے ساتھ (اُنہیں) ہر بُرائی سے روک دیا۔ رات کو (اُن کی) آنکھوں

کی نیند غائب ہو گئی۔(۲)اُنہوں نے کریم بادشاہ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ) کے کلام کو اس طرح سمجھا کہ اس کے آگے اُن کی گردنیں جھک گئیں۔

حاضرین میں سے کسی نے عرض کی: اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے! یہ کون لوگ ہیں؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے قرآنِ پاک کو اپنے دلوں پر رکھا تو وہ نرم ہو گئے۔ سِینوں سے لگایا تو وہ کُشادہ ہو گئے۔ اس کی برکت سے ان کی پریشانیوں اور غموں کے بادل چھٹ گئے۔ انہوں نے قرآنِ پاک کو اپنی تاریکیوں کے لئے چراغ اور (قرآنِ پاک کی تلاوت کو اس طرح اپنے لئے لازم کر لیا جس طرح) سونے کے لئے بچھونا لازم ہے۔ اِسے اپنے راستے کے لئے رہنما اور اپنی حجت کے لئے کامیابی بنالیا، لوگ خوشیاں مناتے ہیں جبکہ یہ لوگ غمگین رہا کرتے ہیں، لوگ سو رہے ہوتے ہیں، لیکن یہ بیدار رہتے ہیں، لوگ کھاتے پیتے ہیں اور یہ روزے رکھتے ہیں، لوگ (قبر و حشر سے غافل ہوتے اور) بے خوف رہتے ہیں جبکہ یہ (قبر و حشر کے معاملات سے) خوفزدہ رہتے ہیں۔ یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتے اور اس کی نافرمانیوں سے بچتے، گھبرائے رہتے اور نیک اعمال میں خوب مشقت اُٹھاتے ہیں۔ عمل کے فوت ہو جانے کے ڈر سے اُسے جلد ہی ادا کر لیتے اور ہر دم موت کے لئے تیار رہتے ہیں۔ ان کے نزدیک اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دردناک عذاب کے خوف اور وعدہ کئے گئے عظیمُ الشّان ثواب کی وجہ سے موت کوئی چھوٹا معاملہ نہیں۔ یہ قرآنِ حکیم کے راستوں پر گامزن اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے قربانی پیش کرنے کے معاملے میں مخلص ہیں۔ یہ رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کے نور سے منوّر اور اس بات کے منتظر ہیں کہ قرآنِ کریم ان کے ساتھ کئے ہوئے وعدوں اور عہدوں کو پورا کرے، اپنی سعادت کے مقام میں انہیں ٹھہرائے اور اپنی وعیدوں سے انہیں امن بخشے، چنانچہ یہ لوگ قرآنِ پاک کے ذریعے اپنی خواہشات سے اور خوبصورت حُوروں کو پاکر ہلاکتوں اور بُرے انجام سے محفوظ ہو گئے، کیونکہ انہوں نے دُنیا کی رونقوں کو غضبناک نگاہوں سے دیکھ کر چھوڑ دیا اور آخرت کے ثواب کی طرف رضامندی والی آنکھوں سے دیکھا اور فنا ہونے والی (دنیا) کے

بدلے ہمیشہ رہنے والی (آخرت) کو خرید لیا۔ انہوں نے کتنی اچھی تجارت کی کہ دونوں جہان میں نفع پایا اور دنیا و آخرت کی بھلائیاں جمع کیں۔ کامل طور سے فضیلتوں کو پانے میں کامیاب ہوئے۔ کچھ دن (عبادت کی مشقت پر دُنیا میں) صبر کر کے اپنی (اپنی اُخروی) منزلوں تک پہنچ گئے۔ عذاب والے دن کے خوف سے کم مال و زَر پر ہی قناعت کر کے زندگی کے ایام گزار دیئے۔ مہلت کے دنوں میں بھلائی کی طرف جلدی کی، اپنی زندگی کھیل کُود میں گنوانے کے بجائے باقی رہنے والی نیکیوں کے حصول کے لئے مشقّتیں اُٹھائیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! عبادت کی تھکاوٹ نے ان کی قوت کمزور کر دی اور مشقّت نے ان کی رنگت بدل ڈالی، انہوں نے بھڑکنے والی (جہنم کی) آگ کو یاد رکھا، نیکیوں کی طرف جلدی کی اور کھیل کُود سے دور رہے، ان کی صفات بیان کرنے سے زبان قاصر ہے۔ ان کی بدولت مصیبتیں ٹلتی اور برکتیں اُترتی ہیں۔ وہ مخلوق کے لئے چراغ، شہروں کے منارے، تاریکیوں میں روشنی کا منبع، رحمت کی کانیں، حکمت کے چشمے اور اُمّت کے ستون ہیں، (ساری رات مصروفِ عبادت رہنے کی وجہ سے) بستروں سے ان کے پہلو جدا رہتے ہیں۔ وہ لوگوں کی معذرت کو سب سے زیادہ قبول کرنے والے، سب سے زیادہ معاف کرنے والے اور سب سے زیادہ سخاوت کرنے والے ہوتے ہیں۔ انہوں نے دنیا سے اپنی اُمیدوں کو ختم کر لیا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خوف نے ان کے مالوں میں ان کی کوئی رغبت و خواہش نہ چھوڑی، لہٰذا تم دیکھو گے کہ انہیں نہ تو مال جمع کرنے کی خواہش ہوتی ہے اور نہ ہی ریشمی (یعنی عمدہ قسم کے) لباس کی تمنا کرتے ہیں، نہ تو عمدہ سواریوں کے خواہش مند ہوتے ہیں اور نہ ہی محلات کو پختہ کرنے کا شوق رکھتے ہیں، انہوں نے اپنے جسموں کو حرام کاموں کے ارتکاب سے باز رکھا۔ اپنے آپ کو گناہوں سے بچا کر سیدھے راستے پر گامزن اور ہدایت کے لئے آمادہ رہے اور دنیا والوں کے ساتھ ان کی آخرت بہتر بنانے کے لئے شریک ہوئے، مصیبتوں پر صبر کیا، اُمیدوں کا گلا گھونٹا، موت اور اس کی سختیوں، مصیبتوں اور تکلیفوں سے ڈر گئے۔ قبر اور اس کی تنگی، مُنْکَر نَکِیْر اور ان کی ڈانٹ ڈپٹ، سوال و جواب سے خوفزدہ رہے اور اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ

www.dawateislami.net

کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرتے رہے۔[1]

اللہ غنی! شانِ ولی! راج دلوں پر دنیا سے چلے جائیں حکومت نہیں جاتی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۸۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور کیجئے یہ اولیائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں مقبول و مُقرَّب ہونے کے باوجود خوفِ خدا سے کس قدر لرزاں و ترساں رہا کرتے تھے، حقوقُ اللہ اور حقوقُ العباد کی کس قدر پابندی کیا کرتے، نیکیوں کی طرف رغبت اور گُناہوں سے نفرت کیا کرتے تھے، ہم اپنی حالت پر غور کریں کہ نیکیاں پلّے نہیں اور گُناہوں کا بازار اس قدر گرم ہے کہ اَلْاَمَانُ وَالْحَفِیْظ۔ بد قسمتی سے لوگوں کی بھاری اکثریّت بے عملی کا شکار ہے، نہ تو حقوقُ العباد کی ادائیگی کا پاس ہے اور نہ ہی حقوقُ اللہ کی بے دریغ پامالی کا کوئی احساس، نیکیاں کرنا نفس کیلئے بے حد دُشوار اور اِرتکابِ گناہ بَہُت آسان ہوچکا ہے، مسجِدوں کی وِیرانی اور سینما گھروں اور ڈرامہ گاہوں کی رونق، دِین کا دَرد رکھنے والوں کو گویا کہ جنجھوڑ کر بیدار کررہی ہے۔ ٹی وی، ڈِش اِنٹینا، انٹرنیٹ اور کیبل کا غَلَط استعمال کرنے والوں کی تعداد بھی کم نہیں، تکمیلِ ضَروریات وحُصولِ سَہولیات کی حد سے زیادہ جِدّ و جَہد نے مسلمانوں کی بھاری تعداد کو فکرِ آخِرت سے یکسر غافل کردیا ہے۔ گالی دینا، تہمت لگانا، بدگمانی کرنا، غیبت کرنا، چغلی کھانا، لوگوں کے عیب جاننے کی جستجو میں رہنا، لوگوں کے عیب اُچھالنا، جھوٹ بولنا، جھوٹے وعدے کرنا، کسی کا مال ناحق کھانا، خون بہانا، کسی کو بِلا اجازتِ شَرعی تکلیف دینا، قرض دبالینا، کسی کی چیز عارِیتاً (یعنی وقتی طور پر) لے کر واپَس نہ کرنا، مسلمانوں کو بُرے اَلقاب سے پکارنا، کسی کی چیز اُسے ناگوار گزرنے کے باوُجُود بِلا اجازت استعمال کرنا، شراب پینا، جُوا

1...اللہ والوں کی باتیں، ۱/ ۱/ ۶۰ تا ۶۲

کھیلنا، چوری کرنا، بدکاری کرنا، فلمیں ڈرامے دیکھنا، گانے باجے سننا، سُود ورِشوت کالین دین کرنا، ماں باپ کی نافرمانی کرنا اور انہیں ستانا، امانت میں خِیانت کرنا، بدنگاہی کرنا، عورَتوں کا مَردوں کی اور مردوں کا عورَتوں کی مُشابہَت (یعنی نقّالی) کرنا، بے پردگی، غُرُور، تکبر، حَسَد، رِیاکاری، اپنے دل میں کسی مسلمان کا بُغض و کِینہ رکھنا، شُماتَت (یعنی کسی مسلمان کو مرض، تکلیف یا نقصان پہنچنے پر خوش ہونا)، غصّہ آجانے پر شریعت کی حدیں توڑ ڈالنا، گناہوں کی حرص، حُبِّ جاہ، بخل، خود پسندی وغیرہ مُعاملات ہمارے مُعاشَرے میں بڑی بے باکی کے ساتھ کئے جاتے ہیں۔ **اے کاش!** ہم اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام سے سچی محبت کرنے والے اور ان مُبارک ہستیوں کے نقشِ قدم پر چلنے والے بن جائیں، پانچوں نمازیں باجماعت مسجد کی پہلی صف میں ادا کریں۔ ماہِ رمضان کے فرض روزوں کے ساتھ ساتھ نفل روزے رکھنے والے بن جائیں۔ ہمیشہ سچ بولیں، حُسنِ اخلاق کے پیکر ہوجائیں، ماں باپ اور دیگر رشتہ داروں کے حقوق ادا کرنے والے بن جائیں، **اے کاش!** ہمارا پڑوسی بھی ہمارے کسی عمل سے تنگ نہ ہو، **اے کاش!** ہر طرف **مدنی انعامات** کی مدنی بہاریں ہوں، **اے کاش!** تمام عاشقانِ رسول **مدنی قافلوں** کے مسافربن کرعلمِ دِین سیکھ کر دُوسروں کو سکھانے کی سعادت حاصل کریں، **اے کاش! 12 مدنی کاموں** میں عملی طور پر شامل ہو کر اس معاشرے کو مدنی معاشرہ بنانے کے لیے ہر عاشقِ رسول کمربستہ ہوجائے۔ **اے کاش!** ہم گناہوں کے قریب بھی نہ جائیں، ہماری کوئی نماز قضا نہ ہو۔ ماہِ رمضان کا کوئی روزہ ضائع نہ ہو۔ زبان سے ہرگز ہرگز جھوٹ غیبت چغلی اور گالی گلوچ نہ نکلے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

ہماری بگڑی ہوئی عادتیں نکل جائیں
ملے گناہوں کے امراض سے شِفاء یا ربّ
کرم سے "نیکی کی دعوت" کا خوب جذبہ دے

www.dawateislami.net

دُوں دُھوم سُنّتِ محبوب کی مچا یا ربّ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص76،77)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

”مدنی حلقہ“

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم اَولیائے کرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے زندگی گزارنا چاہتے ہیں تو تبلیغِ قرآن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں۔ جس طرح بزرگانِ دِین رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام نے دِین کی تبلیغ اور اس کی نشر و اشاعت میں اپنے دن رات بسر کیے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ تمام عاشقانِ رسول کو بھی یہی مدنی سوچ دی جاتی ہے کہ وہ بھی اِنہی کے مِشن(Mission) پر عمل پیرا ہو کر نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچاتے رہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول یہ وہ پاکیزہ مدنی ماحول ہے، جس نے بزرگانِ دِین رَحِمَھُمُ اللّٰہُ الْمُبِین کے طریقے پر چلتے ہوئے تمام مسلمانوں کو اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کا ذہن دیا اور نیکی کے کاموں میں ترقی کیلئے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی ترغیب بھی دلائی ہے۔ لہٰذا ہمیں بھی ان 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیے، 12 مدنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک مدنی کام بعدِ فجر ”مدنی حلقہ“ بھی ہے جس میں روزانہ، 3 آیات کی تلاوت مع تَرْجَمَۂ کنز الایمان و تفسیر خزائنُ العرفان یا تفسیر نورُ الْعرفان یا تفسیر صِراطُ الجنان، درسِ فیضانِ سُنَّت (4 صفحات) اور شَجْرہ قادِریہ، رَضَویہ، ضیائیہ، عطاریہ پڑھا جاتا ہے۔ قرآنِ کریم کو پڑھنے پڑھانے کی بڑی برکتیں ہیں۔

نبیِ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے قرآنِ کریم سیکھا، سکھایا اور اس پر عمل کِیا، قرآنِ کریم اس کی شفاعت کرے گا اور جنّت میں لے جائے گا۔ (تاریخ

www.dawateislami.net

دمشق، ۳/۴۱) لہٰذا ہمیں بھی پابندی کے ساتھ مدنی حلقے میں شرکت کی سعادت حاصل کرنی چاہئے، نیز دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر خُوب خُوب نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے کیلئے مدنی قافلوں میں سفر کو اپنا معمول بنالیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی خُوب برکتیں حاصِل ہوں گی۔ آیئے ترغیب کے لئے ایک مدنی بہار سُنتے ہیں۔ چُنانچہ

مدنی بہار

خان پور (پنجاب، پاکستان) کے ایک مُبلِّغ دعوتِ اسلامی کا بَیان ہے کہ بابُ المدینہ (کراچی) سے سُنّتوں کی تَربِیَت حاصِل کرنے کیلئے تشریف لائے ہوئے ایک مَدَنی قافِلے کے شُرکاء اسلامی بھائیوں کے ساتھ مجھے عَلاقائی دَورہ برائے نیکی کی دعوت میں شرکت کا شَرَف حاصِل ہوا۔ ایک درزی کی دُکان کے باہَر لوگوں کو اِکٹھّا کر کے ہم نیکی کی دعوت دے رہے تھے۔ جب بَیان ختم ہوا تو اُسی دکان کے ایک ملازم نَوجوان نے کہا، میں غیر مسلم ہوں۔ آپ حضرات کی نیکی کی دعوت نے میرے دِل پر گہرا اثر کیا ہے۔ مہربانی فرما کر مجھے اسلام میں داخِل کرلیجئے۔ اَلحمدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ وہ مُسلمان ہو گیا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اللہ عَزَّوَجَلَّ قسم پوری فرماتا ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے اولیائے کرام رَحِمَھُمُ اللہُ السَّلَام کی مزید شان و عظمت کے بارے میں سُنتے ہیں چنانچہ حضرت سَیِّدُنا امام حافظ ابونُعَیم احمد بن عبدُ اللہ اَصْفَہانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اولیائے کرام کی شان و عظمت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: اولیائے کرام کھانے اور لباس کے معاملہ میں خستہ حال ہوتے ہیں، مصائب و حادثات میں (اگر وہ کسی معاملہ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ پر قسم کھالیں تو) اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کی قسم پوری فرما دیتا ہے۔ چنانچہ حضرت سَیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ کریم، رؤف رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: بہت سے پراگندہ حال، بوسیدہ لباس

والے ایسے ہوتے ہیں کہ لوگ ان سے نظریں پھیر لیتے ہیں (لیکن ان کی شان یہ ہوتی ہے کہ) اگر وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ پر قسم کھالیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کی قسم کو ضرور پورا فرمادیتا ہے۔[1] اسی طرح حضرت سیِّدُنا اَنس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ حُسنِ اَخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بہت سے ضعیف، کمزور، بوسیدہ لباس والے ایسے ہوتے ہیں کہ اگر وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ پر قسم کھالیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کی قسم کو پورا فرمادیتا ہے اور براء بن مالک (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) بھی انہی میں سے ہیں۔ راوی کہتے ہیں: اس کے بعد حضرت سیِّدُنا براء بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ مشرکین کے خلاف ایک لڑائی میں شریک ہوئے۔ اس جنگ میں مشرکین نے مسلمانوں کو بہت زیادہ نقصان پہنچایا تو مسلمانوں نے حضرت سیِّدُنا براء بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے کہا: اے براء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ! حضور نبیِ کریم، رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا ہے کہ اگر آپ اللہ عَزَّوَجَلَّ پر قسم کھائیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ضرور تمہاری قسم کو پورا فرمائے گا، پس آپ (مشرکین کے خلاف) اللہ عَزَّوَجَلَّ پر قسم کھالیجئے! حضرت سیِّدُنا براء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے بارگاہِ خداوندی میں عرض کی: یااللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھے قسم دیتا ہوں کہ ہمیں مشرکین پر غلبہ عطا فرما۔ آپ کی یہ دعا قبول ہوئی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مسلمانوں کو مشرکین پر غلبہ عطا فرمادیا۔ پھر ایک مرتبہ مقامِ ''سُوْس'' کے پُل پر مسلمانوں کا کفّار سے آمنا سامنا ہوا تو کفّار نے مسلمانوں کو سخت نقصان پہنچایا، مسلمانوں نے کہا: اے براء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ! اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ پر قسم کھایئے! انہوں نے عرض کی: یااللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھے قسم دیتا ہوں کہ ہمیں کفّار پر غلبہ عطا فرما اور مجھے اپنے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ مِلادے (یعنی شہادت عطا فرما)۔ حضرت سیِّدُنا براء بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی یہ دُعا بھی قبول ہوئی اور مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی اور آپ شہید ہوگئے۔[2]

1...المستدرک، کتاب الرقاق، باب قلب الشیخ شاب...الخ، الحدیث: ۸۰۰۲، ج۵، ص۴۶۷

2...المستدرک، کتاب معرفة الصحابة، باب ذکر شهادة البراء بن مالک، الحدیث: ۵۳۲۵، ج۴، ص۳۴۰

www.dawateislami.net

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَولیائے کرام کے تَصَرُّفات

حضرت سیدنا امام حافظ ابونُعَیم احمد بن عبدُ اللہ اصفہانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں کہ اولیائے کرام کے یقین کی طاقت سے چٹانیں شق ہو جاتی ہیں اور ان کے اشارے سے سمندر پھٹ جاتے (یعنی راستہ دے دیتے) ہیں۔ چنانچہ،

حضرت سَیِّدُنا سَہْم بن مِنْجاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: ہم نے (صحابیِ رسول) حضرت سَیِّدُنا علاء بن حضرمی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ساتھ جنگ میں شرکت کی۔ جب ہم چلتے چلتے ”دارین“ کے مقام پر پہنچے، جہاں ہمارے اور دشمن کے درمیان سمندر حائل تھا تو حضرت سَیِّدُنا علاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے یہ دعا مانگی: یَاعَلِیْمُ یَاحَلِیْمُ یَا عَلِیُّ یَاعَظِیْمُ اِنَّاعَبِیْدُکَ وَفِیْ سَبِیْلِکَ نُقَاتِلُ عَدُوَّکَ، اَللّٰھُمَّ فَاجْعَلْ لَنَااِلَیْھِمْ سَبِیْلًا فَتَقْحَمَ بِنَاالْبَحْرَ۔ یعنی اے علم والے، اے حلم والے، اے بلند و برتر، اے عظمت والے مالک و مولا عَزَّوَجَلَّ! ہم تیرے بندے ہیں اور تیری راہ میں تیرے دشمن سے لڑنے نکلے ہیں۔ یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمارے لئے ان تک پہنچنے کا راستہ بنا، ہمیں سمندر کے اس پار لگا۔ حضرت سَیِّدُنا سَہْم بن مِنْجاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: پھر ہم گھوڑوں پر سوار سمندر میں کُود گئے اور پانی ہمارے گھوڑوں کی زِین تک بھی نہ پہنچا کہ ہم دشمنوں تک پہنچ گئے۔ (1)

حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ایک حدیثِ پاک میں نبیِ کریم، رؤف رحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ولیوں کی شان بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: اِنہی کی وجہ سے اللہ عَزَّوَجَلَّ لوگوں کو زندگی اور موت عطا فرماتا، اِنہی کے طفیل بارش ہوتی، فصلیں اُگتی اور اِنہی کی بدولت مصیبتیں دُور ہوتی ہیں۔ حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے پوچھا گیا: ان کے

---

1 ۔۔۔ اللہ والوں کی باتیں، ۱/۵۱ تا ۵۲، ملتقطاً

www.dawateislami.net

سبب لوگوں کو زندگی اور موت کیسے ملتی ہے؟ فرمایا اس لئے کہ ”وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے کثرتِ اُمت کا سوال کرتے ہیں تو اس میں اضافہ کر دیا جاتا ہے اور ظالموں کے خلاف دعا کرتے ہیں تو ان کو نیست و نابود کر دیا جاتا ہے۔ بارش طلب کرتے ہیں تو بارش برسا دی جاتی ہے۔ نباتات کے اُگنے کا سوال کرتے ہیں تو زمین ان کے لئے فصلیں اُگا دیتی ہے۔ وہ دعا کرتے ہیں تو مختلف قسم کے مصائب ان کی دعا کی وجہ سے دُور کر دیئے جاتے ہیں۔(1)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے ولیوں کو کیسا مقام و مرتبہ عطا فرمایا ہے کہ ان کی دُعاؤں سے لوگوں کو زندگی عطا ہوتی ہے، ظالموں سے نجات ملتی ہے، فصلوں میں کثرت کی وجہ سے رِزق میں فراوانی ہوتی ہے، لوگوں کے غم دور ہوتے ہیں، مصائب و آلام سے چھٹکارا ملتا ہے اور اِنہی نیک ہستیوں کی برکت سے لوگ بارش جیسی نعمت سے فیضیاب ہوتے ہیں۔ آیئے! اس ضمن میں حضور غوثِ اعظم دستگیر کی پھوپھی جان حضرت سَیِّدہ اُم عائشہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا کا ایک ایمان افروز واقعہ سُنتے ہیں۔ چنانچہ

غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی پھوپھی جان کی کرامت

ایک دفعہ جیلان میں قحط سالی (یعنی بارش ہونا بند) ہوگئی، لوگوں نے نمازِ اِسْتِسْقَاء (یعنی وہ نماز جس میں بارش کے لیے دُعا کی جاتی ہے) پڑھی، لیکن بارش نہ ہوئی تو لوگ حضور غوثِ اعظم دستگیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی پھوپھی جان حضرت سَیِّدہ اُم عائشہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا کے گھر آئے اور آپ سے بارش کے لئے دعا کی درخواست کی، وہ اپنے گھر کے صحن کی طرف تشریف لائیں اور زمین پر جھاڑو دے کر دعا مانگی: اے رَبُّ العالمین! میں نے تو جھاڑو دے دیا اور اب تُو چھڑکاؤ فرما دے۔ کچھ ہی دیر میں آسمان سے اس قدر بارش ہوئی جیسے مشک کا منہ کھول دیا جائے، لوگ

---

1 . . . تاریخ مدینۃ دمشق لابن عساکر، باب ان بالشام یکون الابدال الذین . . . الخ، ۱/ ۳۰۳

www.dawateislami.net

اپنے گھروں کو ایسے حال میں لوٹے کہ تمام کے تمام پانی سے تر تھے اور جیلان شہر خوشحال ہو گیا۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہئے کہ اپنی دنیا و آخرت کی بہتری کے لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ولیوں اور نیک لوگوں کی صحبت اختیار کریں، یاد رکھئے! صحبت ضرور رنگ لاتی ہے، اگر اچھوں کی صحبت مل جائے تو انسان میں اچھائی پیدا ہو ہی جاتی ہے اور دل بھی گُناہوں سے بیزار اور نیکیوں کا طلبگار بن جاتا ہے اور اس کے برعکس اللہ نہ کرے بُری صحبت ہو تو انسان نہ چاہتے ہوئے بھی بُرائیوں میں مبتلا ہو ہی جاتا ہے، لہٰذا نیک لوگوں اور اولیائے کرام سے عقیدت و محبت رکھنے والوں ہی کی صحبت اختیار کی جائے تاکہ ان کی صحبت کی برکت سے ہمیں بھی اولیائے کرام کا ادب واحترام نصیب ہو، کیونکہ جہاں ان سے محبت کے فضائل موجود ہیں، وہیں ان سے بغض رکھنے کی وعیدیں بھی موجود ہیں، بلکہ جب ایک عام مسلمان سے بِلا وجہِ شرعی دشمنی کرنا، بغض و کینہ رکھنا، حسد و بدگمانی کرنا اور اس کی توہین واہانت کرنا جائز نہیں تو پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب بندوں یعنی اولیائے عظام سے ایسے معاملات رکھنا کس قدر دنیا و آخرت کے خسارے کا سبب ہوں گے۔

حدیثِ پاک میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ولیوں سے دُشمنی کرنے والوں کے لئے انتہائی تشویشناک بات ارشاد فرمائی گئی ہے۔ چنانچہ

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے اعلانِ جنگ

حضرت سَیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: جس نے میرے کسی ولی سے دُشمنی رکھی، اُسے میرا اعلانِ جنگ ہے۔[2]

---

1 … بهجة الاسرار، ذكر نسبه وصفته، ص ١٧٣

2 … بخاری، كتاب الرقاق، باب التواضع، ۲۴۸/۴، حديث: ۶۵۰۲

www.dawateislami.net

مجلس مدنی انعامات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے 100 سے زائد شعبہ جات میں سے ایک شعبہ "**مجلس مدنی انعامات**" بھی ہے۔ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی خواہش کے مُطابق اسلامی بھائیوں، اسلامی بہنوں اور جامعاتُ المدینہ و مَدارِسُ المدینہ کے طلبہ و طالبات کو باعمل بنانے کیلئے، مَدنی اِنعامات پر عمل کی ترغیب دِلانے کیلئے "**مجلس مدنی انعامات**" کا قیام عمل میں آیا۔ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: کاش! دیگر فرائض و سُنَن کی بجاآوری کے ساتھ ساتھ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں ان مَدَنی انعامات کو بھی اپنی زندگی کا دستورُ العَمَل بنالیں اور تمام ذمّہ دارانِ دعوتِ اسلامی بھی اپنے اپنے حلْقے میں ان (مَدنی انعامات کے رسائل) کو عام کردیں اور ہر مسلمان اپنی قبْر و آخِرت کی بہتری کیلئے ان مَدَنی اِنعامات کو اِخلاص کے ساتھ اپنا کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل و کرم سے جنّتُ الْفِردوس میں مَدنی حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا پڑوسی بننے کا عظیم ترین انعام پالے۔ آیئے! ہم بھی نیکی کے کاموں میں بڑھ کر چڑھ کر حصہ لیں اور مدنی انعامات پر نہ صرف خود عمل کریں بلکہ دوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اس کی ترغیب دلا کر ڈھیروں ثواب کمائیں!

مَدنی اِنعامات پر کرتا ہے جو کوئی عمل
تُو ولی اپنا بنالے اُس کو ربِّ لَم یَزَل

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! **صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہم نے اولیاءُ اللہ کی شان کے متعلق بیان سنا، جس سے ہمیں معلوم ہوا کہ ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے ولیوں کو بڑی عظمت و شان سے نوازا ہے ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اولیائے کرام ہمارے لئے بہت بڑی نعمت ہیں ❀ اولیاء کے صدقے بارش برستی ہے ❀ اولیاء کے صدقے بھٹکے ہوؤں کو ہدایت ملتی ہے ❀ اولیاء کے صدقے گنہگاروں پہ بھی رحمت برستی ہے ❀ اولیاء کی دُعاؤں کی برکت سے ظالموں سے نجات ملتی ہے ❀ اولیاء کی دُعاؤں کی برکت سے مصیبتوں

سے چھٹکارا نصیب ہوتا ہے ❀ اولیاء کی نظر لوحِ محفوظ پر ہوتی ہے ❀ اولیاء کی ایک نگاہ سخت گنہگار کو بھی نیکوکار اور پتھر دل کو نرم دل بنا دیتی ہے ❀ اولیاء کی صحبت تقویٰ کا سامان ہے ❀ اولیاء سے بغض رکھنے والے کے لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے اعلانِ جنگ ہے۔ نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اولیاء نیک اور پرہیزگار اور صاحبِ علم ہوتے ہیں ❀ جاہل شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ولی نہیں ہوتا ❀ شریعت اور طریقت ایک دوسرے سے جدا نہیں ❀ اور نہ ہی اولیائے کرام شرعی احکام سے آزاد ہوتے ہیں بلکہ ❀ وہ نفوسِ قدسیہ تو عام مخلوق سے زیادہ نماز روزہ اور شریعت کے دیگر احکام کی پابندی کیا کرتے ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اپنے اولیائے کرام کا ادب نصیب فرمائے، ہمیں اور ہماری نسلوں کو بھی اپنے ولیوں کی بے ادبی سے محفوظ فرمائے اور ہمارے دلوں کو اولیائے کرام کی محبت سے آباد فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

محفوظ سَدا رکھنا شہا! بے ادبوں سے اور مجھ سے بھی سرزد نہ کبھی بے ادبی ہو

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ مُصْطَفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہوگا۔ (1)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا
جنَّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

لباس کی سنّتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے بانیِ دعوتِ اسلامی، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے

---

1 . . . مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷، حدیث: ۱۷۵

www.dawateislami.net

رسالے ”163 مدنی پھول“ سے لباس کے چند مدنی پھول سُنتے ہیں۔ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم ہے: ❀ جِنّ کی آنکھوں اور لوگوں کے سِتْر کے درمیان پردہ یہ ہے کہ جب کوئی کپڑے اُتارے تو بِسْمِ اللہ کہہ لے۔[1] مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: جیسے دیوار اور پردے لوگوں کی نگاہ کیلئے آڑ بنتے ہیں ایسے ہی یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذِکر جِنّات کی نِگاہوں سے آڑ بنے گا کہ جِنّات اس (یعنی شَرم گاہ) کو دیکھ نہ سکیں گے۔[2] ❀ جو باوجودِ قُدرت زَیب وزِینَت کا لِباس پہننا تَواضُع (یعنی عاجِزی) کے طور پر چھوڑ دے اللہ عَزَّ وَجَلَّ اُس کو کَرامت کا حُلّہ پہنائے گا۔[3] ❀ لِباس حَلال کمائی سے ہو اور جو لِباس حَرام کمائی سے حاصل ہوا ہو، اُس میں فَرض و نَفل کوئی نماز قبول نہیں ہوتی۔[4] ❀ (لباس) پہنتے وَقْت سیدھی طَرَف سے شُرُوع کیجئے (کہ سُنّت ہے) مَثَلاً جب کُرتا پہنیں تو پہلے سیدھی آستین میں سیدھا ہاتھ داخِل کیجئے پھر اُلٹا ہاتھ اُلٹی آستین میں۔[5] ❀ اِسی طَرح پاجامہ پہننے میں پہلے سیدھے پائنچے میں سیدھا پاؤں داخِل کیجئے اور جب (کُرتا یا پاجامہ) اُتارنے لگیں تو اس کے برعکس کیجئے یعنی اُلٹی طَرَف سے شُرُوع کیجئے۔ ❀ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1197 صَفحات پر مشتمل کتاب ”بہارِ شریعت“ جلد 3 صَفحہ 409 پر ہے: سُنّت یہ ہے کہ دامَن کی لمبائی آدھی پِنڈلی تک ہو اور آستین کی لمبائی زیادہ سے زیادہ اُنگلیوں کے پوروں تک اور چوڑائی ایک بالشت ہو۔[6]

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب ”بہارِ شریعت“ حِصّہ

1... اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط ج ۲ ص ۵۹ حدیث ۲۵۰۴

2... مرآۃ المناجیح، ۱/ ۲۶۸

3... ابوداؤد، ۴/ ۳۲۶، حدیث: ۴۷۷۸

4... کشف الالتباس فی استحبابِ اللباس، ص ۳۶

5... کشف الالتباس فی استحبابِ اللباس، ص ۴۳

6... رَدُّالْمُحتار، ۹/ ۵۷۹

16(312صفحات) نیز 120 صفحات پر مشتمل کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور بغور اس کا مطالَعَہ فرمائیے۔ سنّتوں کی تربِیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

تم سُدھر جاؤ گے گر اِدھر آؤ گے سیکھنے سنّتیں، قافِلے میں چلو
فضلِ مولیٰ سے جب آئیں گے پائیں گے جذبۂ علم دیں قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ ﹰالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِالْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شَخْص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمِیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوْت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُسے قَبْر میں اپنے رَحْمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔ (1)

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

1…افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

www.dawateislami.net

حضرتِ سیِّدُنا اَنس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔ (1)

﴿3﴾ رَحمت کے ستّر دروازے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (2)

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰہِ

حضرت اَحْمد صاوِی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی بَعْض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔ (3)

﴿5﴾ قُربِ مُصْطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے درمیان بِٹھالیا۔ اِس سے صَحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔ (4)

1…افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ٦٥

2…القول البدیع، الباب الثانی، ص ٢٧٧

3…افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ١٤٩

4…القول البدیع، الباب الاول، ص ١٢٥

www.dawateislami.net

﴿6﴾ دُرُودِ شفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جو شَخْص یوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔ (1)

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔ (2)

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔ (3)

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْم

(خُدائے حلیم وکریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائِق نہیں، اللہ عَزَّ وَجَلَّ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(---**ہفتہ وار اجتماع کے اعلانات**---) 20 **ربیع الاخر** 1438**ھ**، 19 **جنوری** 2017

1...الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، ۲/۳۲۹، حدیث: ۳۰

2...مجمع الزوائد، کتاب الادعیة، باب فی کیفیة الصلاة...الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

3...تاریخ ابنِ عساکر، ۱۹/۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵

www.dawateislami.net

فیضانِ مدنی مذاکرہ جاری رہے گا، **فیضانِ مدنی مذاکرہ** جاری رہے گا، **فیضانِ مدنی مذاکرہ** جاری رہے گا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج جمعرات ہے، آنے والے ہفتے کو یعنی **21 جنوری** بعد نمازِ عشاء تقریباً 08:15 بجے ہفتہ وار **مدنی مذاکرے** کا آغاز تلاوتِ قرآنِ پاک اور نعتِ رسولِ پاک سے ہو گا اور وقتِ مناسب پر شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطار قادری رضوی** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سوالات کے جوابات عنایت فرمائیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ۔ "تمام عاشقانِ رسول اپنے ڈویژن و علاقے میں ہونے والے اجتماعی مدنی مذاکرے میں خود بھی اوّل تا آخر شرکت کی سعادت حاصل کریں اور دُوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اِس کی دعوت دے کر، ترغیب دِلا کر ساتھ لانے کی کوشش فرمائیں"۔

امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کا رسالہ " **وَسْوَسے اور اُن کا علاج** " مکتبۃُ المدینہ سے شائع ہوا ہے، اس رسالے میں کیا ہے؟ سنئے! (♣) ہمزاد کسے کہتے ہیں (♣) وسوسے کا قرآنی علاج (♣) تقدیر کے بارے میں وسوسے کا بہترین علاج (♣) خطرناک وسوسے کون سے ہوتے ہیں؟ (♣) وسوسے کی تباہ کاری کی حکایت (♣) وسوسوں کے 8 علاج (♣) وسوسوں پر توجہ مت دِیجئے (♣) ذِکْرُ اللہ سے شیطان کی تکلیف کی کیفیت کیسی ہوتی ہے؟ اس کے علاوہ " مزید مفید ترین معلومات حاصل کرنے کیلئے **امیرِ اہلسنّت** کا رسالہ " **وَسْوَسے اور اُن کا علاج** " کا خود بھی مطالعہ کیجئے اور اس رسالے کو گھر گھر، دکان دکان تقسیم کیجئے۔ بڑا سائز 16 روپے ہَدِیَّہ چھوٹا سائز 10 روپے ہَدِیَّہ

♣ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ** عزوجل! مجلس تراجم کی طرف سے اس رسالے کا 4 زبانوں میں ترجمہ ہو چکا ہے۔ "انگلش، ہندی، سندھی، گجراتی۔ یہ رسالہ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ (www.dawateislami.net) سے ڈاؤن لوڈ اور پرنٹ آؤٹ بھی کیا جا سکتا ہے۔

کتاب: اللہ والوں کی باتیں (جلد 5): اس عظیم الشّان کتاب میں کئی تابعین کے اقوال و احوال اور زُہد و تقوٰی کا بیان موجود ہے، مثلاً حضرت سیدنا مکحول دِمشقی، حضرت سیدنا عطا خُراسانی، حضرت سیدنا عبد الملک بن عمر بن عبد العزیز کی مبارک زندگیوں سے ملنے والے قیمتی مدنی پھول اس کتاب سے حاصل کیجئے): 260 روپے ہَدِیَّہ

رسالہ : ایک زمانہ ایسا آئے گا : (اخیرِ زمانہ میں پیدا ہونے والے فتنوں اور ان سے نجات کے بارے میں ایک فکر انگیز بیان، مبلغ دعوتِ اسلامی، نگرانِ مرکزی مجلس شوریٰ حضرت مولانا حاجی ابو حامد محمد عمران عطاری کے بیان کا یہ تحریری گلدستہ بنام "**ایک زمانہ ایسا آئے گا**؟، اس رسالے میں آپ پڑھ سکیں گے: ♣ رضائے اِلٰہی کے لیے محبت کرنے والوں کی جزا ♣ قیامت کے

دن سب سے پہلا فیصلہ ♣ نجات کے 5 طریقے وغیرہ) 16 روپے ہَدِیّہ -----

ہفتہ وار اجتماع کے حلقوں کا جدول

(اختتام پر مدنی انعامات کے رِسالے سے فکرِ مدینہ کروائی جائے)

تاریخ	سُنّتیں، آداب اور فضائل کا بیان مع حوالہ	دُعا مع حوالہ
19 جنوری 2017ء	نام رکھنے کے بارے میں 18 مدنی پھول (قومِ لُوط کی تباہ کاریاں ص39)	تیل لگاتے وقت کی دُعا (مدنی پنج سُورہ، ص215)
26 جنوری 2017ء	ناخن کاٹنے کے 9 مدنی پھول (101 مدنی پھول ص16)	دُعائے مصطفٰی (مدنی پنج سُورہ، ص203)

عشاء کی جماعت کا اعلان: تمام شرکائے اجتماع عشاء کی نماز، باجماعت ادا کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

www.dawateislami.net